

# کتابِ دانیال - نمبر چھ

یہویا قیم

Jeff Pippenger

2023-12-01

دانی ایل اور مکاشفہ کی کتابیں اسی اعتبار سے ایک ہی کتاب ہیں، جس طرح بائبل ایک کتاب ہے، جو عہدِ عتیق اور عہدِ جدید پر مشتمل ہے۔

یسوع کی زندگی، موت اور جی اٹھنے کی تاریخ، خدا کے بیٹے کی حیثیت سے، عہدِ عتیق میں موجود شواہد کے بغیر پوری طرح ثابت نہیں کی جا سکتی۔ مسیح عہدِ عتیق میں بھی اتنی ہی وضاحت سے منکشف ہے جتنی عہدِ جدید میں۔ ایک آنے والے نجات دہندہ کی گواہی دیتا ہے، جب کہ دوسرا اس نجات دہندہ کی گواہی دیتا ہے جو انبیا کی پیش گوئیوں کے مطابق آچکا ہے۔ منصوبہٴ نجات کی قدر و فہم کے لیے عہدِ عتیق کے صحائف کو پوری طرح سمجھنا ضروری ہے۔ یہ نبوی ماضی کی جلالی روشنی ہی ہے جو مسیح کی زندگی اور عہدِ جدید کی تعلیمات کو وضاحت اور حسن کے ساتھ نمایاں کرتی ہے۔ یسوع کے معجزات اُس کی الوہیت کی دلیل ہیں؛ لیکن اس بات کی سب سے قوی دلیلیں کہ وہ دنیا کا فادی ہے، عہدِ عتیق کی نبوتوں کو عہدِ جدید کی تاریخ سے ملا کر ملتی ہیں۔ یسوع نے یہودیوں سے کہا: 'صحائف کی تحقیق کرو؛ کیونکہ تم سمجھتے ہو کہ ان میں تمہیں ہمیشہ کی زندگی ہے، اور وہی ہیں جو میری بابت گواہی دیتی ہیں۔' اُس وقت عہدِ عتیق کے سوا کوئی اور صحیفہ موجود نہ تھا؛ لہذا نجات دہندہ کی یہ ہدایت بالکل واضح ہے۔ روحِ نبوت، جلد 3، صفحہ 211۔

مسیح کون اور کیا ہیں، اس کی سب سے مضبوط شہادت اُس وقت ملتی ہے جب عہدِ عتیق کی پیشگوئیوں کا موازنہ عہدِ جدید کی تاریخ میں ان پیشگوئیوں کی تکمیل سے کیا جاتا ہے۔ اسی طرح دانیال اور مکاشفہ کی کتابوں کے باہمی تعلق کے بارے میں بھی یہی بات درست ہے۔

مکاشفہ میں بائبل کی تمام کتابیں ملتی اور ختم ہوتی ہیں۔ یہاں دانی ایل کی کتاب کا متمم ہے۔ ایک نبوت ہے؛ دوسری مکاشفہ ہے۔ اعمالِ رسولوں، 585۔

لفظ "complement" کا مطلب ہے کسی چیز کو کمال تک پہنچانا۔ عہدِ عتیق کی نبوتوں کی تکمیل، مسیح کی "الوہیت" کی "سب سے مضبوط" "دلیل" تھی۔ کتابِ دانی ایل کی نبوتوں کے الٰہی ہونے کی سب سے مضبوط شہادت، ان نبوتوں کی وہ تکمیل ہے جو کتابِ مکاشفہ میں پیش کی گئی ہے۔ دانی ایل کی نبوتیں کتابِ مکاشفہ میں جاری رہتی ہیں، اور آخری دنوں میں، جب یسوع مسیح کا مکاشفہ کھولا جاتا ہے، وہ کمال تک پہنچتی ہیں۔

"کتابِ مکاشفہ ایک مہر بند کتاب ہے، مگر یہ ایک کھولی ہوئی کتاب بھی ہے۔ اس میں ان حیرت انگیز واقعات کا اندراج ہے جو اس زمین کی تاریخ کے آخری ایام میں وقوع پذیر ہونے ہیں۔ اس کتاب کی تعلیمات واضح و قطعی ہیں، اسرارانہ اور ناقابلِ فہم نہیں۔ اس میں وہی سلسلہٴ نبوت اختیار کیا گیا ہے جو کتابِ دانی ایل میں ہے۔ بعض پیشین گوئیاں خدا نے دہرائی ہیں، یوں ظاہر کرتے ہوئے کہ انہیں اہمیت دی جانی چاہیے۔ خداوند وہ باتیں نہیں دہراتا جو بڑی اہمیت کی حامل نہ ہوں۔" Manuscript Releases، جلد 9، 8۔

یہوداہ کے بادشاہ یہویا قیم کی حکومت کے تیسرے سال میں بابل کے بادشاہ نبوکدنصر یروشلم پر چڑھ آیا اور اس کا محاصرہ کیا۔ دانی ایل 1:1

کتاب دانیال کی پہلی آیت میں، اگر صحیح طور پر غور کیا جائے، نبوتی معلومات کا خزانہ موجود ہے۔ ہم اپنا مطالعہ یہویاقیم سے شروع کریں گے۔

یہویاقیم یہوداہ کے آخری تین بادشاہوں میں پہلا تھا۔ اسی حیثیت سے، وہ پہلے فرشتے کے پیغام کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس کا بیٹا یہویاکین، جو یکونیاہ یا کونیاہ کے نام سے بھی جانا جاتا تھا، دوسرے فرشتے کے پیغام کی نمائندگی کرتا تھا۔ یہویاکین کے بعد صدقیہ آیا، جو یہوداہ کے ان تین آخری بادشاہوں میں آخری تھا۔ صدقیہ تیسرے فرشتے کے پیغام کی نمائندگی کرتا ہے۔ کئی نبوی گواہیاں اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ یہویاقیم پہلے فرشتے کے پیغام کی علامت ہے۔ ان دلائل کو سمجھنا ضروری ہے، کیونکہ اس سے یہ شناخت ہوتی ہے کہ دانی ایل کے باب اول کی پہلی آیت پہلے فرشتے کے پیغام کی نشاندہی کرتی ہے، اور یہ حقیقت ایک لنگر ہے جو پہلے باب کو مکاشفہ چودہ کے پہلے فرشتے کے پیغام کے طور پر سمجھنے کی اجازت دیتی ہے۔ ہم اخبار ایام دوم سے آغاز کریں گے۔

اور جو تلوار سے بچ نکلے تھے انہیں وہ بابل لے گیا؛ جہاں وہ اُس اور اُس کے بیٹوں کے خادم رہے جب تک فارس کی بادشاہی کا دور نہ آیا؛ تاکہ خداوند کا وہ کلام جو یرمیاہ کے منہ سے فرمایا گیا تھا پورا ہو، یہاں تک کہ زمین نے اپنے سبتوں کا آرام پایا؛ کیونکہ جس مدت تک وہ ویران پڑی رہی اُس نے سبت منایا، تاکہ ستر برس پورے ہوں۔ ۲ تواریخ ۳۶:۲۰، ۲۱

بابل میں ستر سال کی اسیری اس لیے تھی کہ زمین اپنے وہ سبت پورے کر سکے جو اخبار باب پچیس کے مطابق پورے نہیں ہوئے تھے۔ سبتوں کے ستر سال چار سو نوے سال کے برابر بنتے ہیں، یعنی وہ مدت جس میں قدیم اسرائیل نے اخبار باب پچیس کی ہدایت کو نظرانداز کیا تھا۔ ستر سال کی اسیری سے پہلے چار سو نوے سال کی بغاوت تھی۔ چار سو نوے سال کے اختتام پر تین بادشاہ نبوکدنصر کے تابع کر دیے جائیں گے۔

اسیری کے ستر برس کے آخر میں خداوند نے کورش کو برپا کیا، جو تین بادشاہوں میں پہلا تھا جنہوں نے یہ فرمان جاری کیا کہ اسرائیل واپس لوٹے اور یروشلیم کو ازسر نو تعمیر کرے۔ ان تین بادشاہوں میں تیسرا ارتخشستا تھا، اور اس نے 457 قبل مسیح میں تیسرا فرمان جاری کیا۔ اسی تیسرے فرمان سے دانی ایل باب آٹھ، آیت چودہ کے دو ہزار تین سو سال کا آغاز ہوا۔ 1798 میں قہر کی پہلی مدت کا خاتمہ ہوا، دانی ایل کی کتاب کی مہر کھل گئی، اور تین فرشتوں میں سے پہلا آ پہنچا۔ تیسرا فرشتہ 22 اکتوبر 1844 کو آیا۔

یہوداہ کے آخری تینوں بادشاہوں کو نبوکدنصر کا سامنا کرنا پڑا، اور یہویاقیم کی اسیری کے وقت ستر سال کی مدت کا آغاز ہوا۔ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہا جب تک بابل تباہ نہ ہوا، اور وہ سپہ سالار (کورش) جس نے بابل کو تباہ کیا تھا اور جو کچھ ہی عرصے بعد بادشاہ بنا، اس نے تین فرامین میں سے پہلا جاری کیا۔ تیسرے فرمان کے ساتھ شاموں اور صبحوں کی پیشین گوئی کا آغاز ہوا جو تین فرشتوں میں سے تیسرے کی آمد پر ختم ہوئی۔ مسیح ہمیشہ انجام کو آغاز کے ساتھ جوڑتا ہے۔

ستر برس کی ابتدا نبوکدنصر کے یروشلیم پر پہلے حملے سے ہوئی۔ ستر برس کا خاتمہ بابل کی تباہی کے ساتھ ہوا۔ یروشلیم کی آخری اور مکمل تباہی تین بادشاہوں میں سے تیسرے کے دور میں واقع ہوئی، جن تینوں پر نبوکدنصر نے حملہ کیا تھا۔ یروشلیم کی تباہی بتدریج ہوئی۔ آخری تین بادشاہ ایک نبوتی علامت کی نمائندگی کرتے ہیں، اس لحاظ سے کہ ان تینوں پر نبوکدنصر نے حملہ کیا تھا۔ وہ تین فرامین کی نمائندگی کرتے تھے جو سب مل کر ایک ہی علامت تھے، جیسے تئیس سو دنوں کے آخر میں تین فرشتے بھی ایک ہی علامت تھے۔

"عزرا کے ساتویں باب میں فرمان پایا جاتا ہے۔ آیات 12-26۔ اپنی کامل ترین صورت میں یہ 457 قبل مسیح میں فارس کے بادشاہ ارتخشستا کی طرف سے جاری کیا گیا۔ لیکن عزرا 6:14 میں کہا گیا ہے

کہ یروشلم میں خداوند کا گھر 'کورش، اور دارا، اور فارس کے بادشاہ ارتخششتا کے حکم [حاشیہ، "فرمان"] کے مطابق بنایا گیا۔ ان تین بادشاہوں نے، فرمان کو ابتدا دینے، اس کی دوبارہ توثیق کرنے، اور اسے مکمل کرنے کے ذریعے، اسے اُس کمال تک پہنچایا جو نبوت کے مطابق 2300 برسوں کے آغاز کی علامت ٹھہرنے کے لیے درکار تھا۔ 457 قبل مسیح کو، یعنی وہ وقت جب فرمان مکمل ہوا، حکم کی تاریخ مانتے ہوئے، نبوت کی ہر وہ تفصیل جو ستر ہفتوں سے متعلق تھی، پوری ہوتی ہوئی دیکھی گئی۔" دی گریٹ کانٹروورسی، 326۔

سسٹر واٹس بیان کرتی ہیں کہ پیشن گوئی کی تکمیل کے لیے تین فرمان ضروری تھے۔ وہ ان کے باہمی تعلق کی وضاحت کرتی ہیں اور ایسا کرتے ہوئے عبرانی لفظ "سچائی" کی قواعدی خصوصیات کی نشاندہی کرتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ پہلا فرمان جاری ہوا، دوسرے فرمان نے دوبارہ توثیق کی، اور تیسرے فرمان نے "ستر ہفتوں" سے متعلق پیشن گوئی کی ہر تفصیل کو مکمل کیا۔ عبرانی لفظ "سچائی" عبرانی حروف تہجی کے پہلے، تیرہویں اور آخری حرف کے امتزاج سے بنتا ہے۔ پہلا فرمان جاری ہوا، دوسرے نے دوبارہ توثیق کی اور آخری فرمان نے پیشن گوئی کو مکمل کیا۔ ان تینوں فرامین میں الفا اور اومیگا کے دستخط موجود ہیں، اور وہ بابل کی اسیری کی ستر سالہ پیشن گوئی کے اختتام پر پوری ہوئیں، اگرچہ تیسرا فرمان ستر سال ختم ہونے کے کافی بعد آیا۔ یہ تینوں فرامین تدریجی تھے، اور اگرچہ وہ تین فرامین تھے، پھر بھی وہ ایک ہی نبوی علامت تھے۔

پہلا فرشتہ 1798 میں آیا، دوسرا فرشتہ 1844 کی بہار میں آیا، اور تیسرا فرشتہ 22 اکتوبر 1844 کو آیا۔ یہ تینوں فرشتے ایک نبوی علامت ہیں، جو مکاشفہ باب چودہ کی ابدی خوشخبری کی نمائندگی کرتی ہے۔

پہلا اور دوسرا پیغام 1843 اور 1844 میں دیا گیا تھا، اور ہم اب تیسرے پیغام کے اعلان کے تحت ہیں؛ لیکن تینوں پیغامات اب بھی اعلان کیے جاتے ہیں۔ یہ اب بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا پہلے کبھی تھا کہ انہیں ان لوگوں کے سامنے دہرایا جائے جو سچائی کے متلاشی ہیں۔ قلم اور زبان کے ذریعے ہمیں یہ اعلان پہنچانا ہے، ان کی ترتیب دکھاتے ہوئے، اور ان نبوتوں کی تطبیق بیان کرتے ہوئے جو ہمیں تیسرے فرشتے کے پیغام تک لے آتی ہیں۔ پہلے اور دوسرے پیغام کے بغیر تیسرا پیغام ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ پیغامات ہمیں دنیا کو مطبوعات میں، خطبات میں دینے ہیں، نبوتی تاریخ کے تسلسل میں وہ باتیں دکھاتے ہوئے جو ہو چکی ہیں اور جو ہونے والی ہیں۔ سیلیکٹڈ میسیجز، کتاب 2، 104، 105۔

یہوداہ کے آخری تین بادشاہ ایک علامت تھے، کیونکہ بادشاہ بابل نے اُن سب کو مختلف درجوں میں اپنے زیر تسلط کر لیا تھا۔ یہوداہ کے آخری تین بادشاہ، تین فرامین اور تین فرشتے—اگرچہ الگ الگ تین ہیں—بھی ایک ہی نبوتی علامت کے طور پر پیش کیے جاتے ہیں۔

آخری تین بادشاہ ستر سالہ اسیری کی پیشگوئی کے آغاز کے نبوی پس منظر کا حصہ ہیں، اور اسی بنا پر وہ اس آغاز کا حصہ بنتے ہیں جو ستر سالہ اسیری کے انجام کی تصویر پیش کرتا ہے۔ اسیری تین بادشاہوں کی بتدریج محکومیت سے شروع ہوئی اور بادشاہت اور اس کے دارالحکومت کی تباہی پر ختم ہوئی۔ پیشگوئی کے اختتام پر بابل کی قوم اور اس کے دارالحکومت کی تباہی واقع ہوتی ہے، جو تین بتدریج فرامین کے جاری ہونے کی نشاندہی کرتی ہے۔ تئیس سو سالہ پیشگوئی کا آغاز بھی تین بتدریج فرامین سے متعین ہوتا ہے، اور یہی آغاز تئیس سو سالہ پیشگوئی کے انجام کی تصویر پیش کرتا ہے، جو تین بتدریج پیغامات پر مشتمل ہے۔

تین فرشتوں اور ان کے متعلق تین پیغامات کی تمثیل تین بادشاہوں اور ان کے تین تدریجی فرامین سے کی گئی تھی۔ وہ تین بادشاہ جنہوں نے اپنے اپنے تین فرمان سنائے تھے، ان کی تمثیل بھی تین بے دریغ بادشاہوں سے کی گئی تھی، جن میں سے ہر ایک نے بخت نصر کے خلاف بغاوت کا اپنا پیغام پیش کیا تھا۔ بغاوت کے تین پیغامات نے تین فرامین کی تمثیل کی، اور ان فرامین نے بدلے میں تین پیغامات کی

تمثیل کی۔ ان میں سے ایک ستر برس کی نبوت کا آغاز کرتا ہے، جو آگے چل کر دو ہزار تین سو برس کی نبوت کے آغاز پر ختم ہوتی ہے، اور وہ 1844 میں تیسرے فرشتے کی آمد پر ختم ہوتی ہے۔ زمین کو اپنے سبت کا لطف اٹھانے کے لیے مقرر ستر برس 22 اکتوبر 1844 سے الگ نہیں کیے جا سکتے۔

یہویاقیم، گورس کے پہلے فرمان اور مکاشفہ باب چودہ کے پہلے فرشتے کے پیغام، دونوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، تین گواہ، یعنی یہوداہ کے آخری تین بادشاہ، تین فرمان اور تین فرشتوں کے پیغامات، یہویاقیم کی علامت کے بارے میں ٹھیک ٹھیک معلومات فراہم کرتے ہیں، کیونکہ تین فرشتوں کی نبوی تاریخ کو الہام کے ذریعے بڑی احتیاط سے نشان زد کیا گیا ہے۔ تینوں پیغامات کا ایک تاریخی ظہور ہوتا ہے اور اس کے بعد ایک تاریخی تقویت۔

پہلا فرشتہ 1798 میں آیا، اور 11 اگست، 1840 کو دن برائے سال کے اصول کی توثیق کے ساتھ اسے باختیار بنایا گیا۔

”سنہ 1840ء میں پیش گوئی کی ایک اور قابل ذکر تکمیل نے وسیع پیمانے پر دلچسپی کو برانگیختہ کیا۔ دو برس قبل، آمد ثانی کی منادی کرنے والے سرکردہ مبلغین میں سے ایک، جوسیاہ لیچ، نے مکاشفہ باب 9 کی ایک تشریح شائع کی، جس میں سلطنت عثمانیہ کے زوال کی پیش گوئی کی گئی تھی۔ اس کے حساب کے مطابق یہ اقتدار ... 11 اگست 1840ء کو سرنگوں ہو جانا تھا، جب قسطنطنیہ میں عثمانی اقتدار کے ٹوٹ جانے کی توقع کی جا سکتی ہے۔ اور یہ امر، میری دانست میں، ایسا ہی ثابت ہوگا۔“

”عین اس مقررہ وقت پر، ترکی نے اپنے سفیروں کے ذریعے یورپ کی اتحادی طاقتوں کی سرپرستی قبول کر لی، اور یوں اپنے آپ کو مسیحی اقوام کے زیر اختیار کر دیا۔ یہ واقعہ بعینہ پیشین گوئی کے مطابق پورا ہوا۔ جب یہ امر معلوم ہوا تو بے شمار لوگ اس بات پر قائل ہو گئے کہ ملر اور اس کے رفقاء کے اختیار کردہ نبوت کی تعبیر کے اصول درست ہیں، اور تحریک آمد ثانی کو غیر معمولی مہمیز ملی۔ علم و مرتبہ کے حامل حضرات ملر کے ساتھ متحد ہو گئے—اس کے نظریات کی تبلیغ و اشاعت، دونوں میں—اور 1840 سے 1844 تک یہ کام تیزی سے وسعت اختیار کرتا گیا۔“

عظیم کشمکش، 334، 335۔

1798 میں پہلا فرشتہ عدالت کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے آیا، لیکن اس پیغام کی بنیاد ولیم ملر کی اس تعیین کی صحت پر تھی کہ بائبل کی نبوت میں ایک دن ایک سال کی نمائندگی کرتا ہے۔ وہ اصول 11 اگست، 1840ء کو تصدیق ہوئی، اور پہلا پیغام زور پکڑ گیا۔ جب مسیح کی واپسی کی پیش گوئی بائبل سال 1843 میں—جو 1844 تک بڑھا—ناکام ہوئی، تو مکاشفہ باب چودہ کا دوسرا فرشتہ آیا۔ جب یہ پیش گوئی 1844 کی بہار میں ناکام ہوئی، تو پروٹسٹنٹ کلیساؤں نے ملر کے ایک دن کو ایک سال کے برابر رکھنے کے قاعدے کو رد کر دیا اور بابل کی بیٹیاں بن گئیں۔ وہ پیغام اس کے بعد 1844 کی گرمیوں میں زور پکڑا، جب اس کے ساتھ آدھی رات کی پکار کا پیغام شامل ہوا۔ 22 اکتوبر، 1844 کو آدھی رات کی پکار کے پیغام کی تکمیل کے ساتھ، تیسرا فرشتہ اپنے پیغام کے ساتھ آیا۔

1863 میں لاودکیائی ایڈونٹزم کی نافرمانی کے سبب، خدا کے لوگوں کو قدیم اسرائیل کی بیابان میں سرگردانی کی تاریخ دہرانے کے لیے مقرر کیا گیا۔ تیسرے پیغام کی تقویت 11 ستمبر 2001 تک مؤخر رہی۔ تینوں پیغام تاریخ میں آتے ہیں اور بعد ازاں تقویت پاتے ہیں۔

یہویاکیم اور گورس پہلے فرشتے کی تقویت کی نمائندگی کرتے ہیں، نہ کہ اس کی آمد کی۔ اگرچہ یہویاکیم یہوداہ کے آخری تین بادشاہوں میں پہلا تھا، اور اگرچہ وہ پہلے فرشتے کے پیغام کی نمائندگی کرتا ہے، تاہم وہ نبوی خصوصیات جو وہ اور گورس دونوں ظاہر کرتے ہیں، یہ دکھاتی ہیں کہ وہ دونوں پہلے فرشتے کی تقویت کی علامتیں ہیں، نہ کہ پہلے فرشتے کی آمد کی علامتیں۔ یہویاکیم کی تاریخ میں پہلے پیغام کی آمد منسی کے ساتھ ہوئی، جو یہوداہ کے آخری سات بادشاہوں میں پہلا تھا۔

یروشلم کی مکمل اور آخری تباہی سے پہلے سات بادشاہ حکومت کر چکے تھے۔ وہ سات بادشاہ ایک تدریجی تاریخ کی نمائندگی کرتے ہیں، بالکل اسی طرح جیسے 1798 سے 1844 تک کی وہ تاریخ جس کی وہ علامت تھے۔ پہلا فرشتہ 1798 میں ظاہر ہوا، اور تیسرا 22 اکتوبر 1844 کو ظاہر ہوا۔ 1798 سے 1844 تک کی تاریخ، پہلے اور دوسرے فرشتوں کی تاریخ ہے۔ تیسرے فرشتے کی تاریخ 1844 میں شروع ہوئی۔ جب سسٹر واٹ مکاشفہ کے دسویں باب کی سات گرجوں کے علامتی معنی کی نشاندہی کرتی ہیں، تو وہ کہتی ہیں کہ سات گرجیں پہلے اور دوسرے فرشتوں کی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہیں، لیکن تیسرے فرشتے کی نہیں۔

یوحنا کو دی گئی وہ خاص روشنی جس کا اظہار سات گرجوں میں ہوا تھا، ان واقعات کا ایک خاکہ تھی جو پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات کے تحت وقوع پذیر ہونے والے تھے۔ سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ بائبل کمنٹری، جلد 7، صفحہ 971۔

مکاشفہ باب دس کے سات گرج کی تاریخ 11 اگست 1840 کو پہلے فرشتے کے باختیار ہونے سے لے کر 22 اکتوبر 1844 کی عظیم مایوسی تک کے واقعات پر زور دیتی ہے، تاہم اس کے باوجود اس میں پہلے اور دوسرے فرشتوں کی پوری تاریخ بھی شامل ہے۔ سات گرج کا عمومی اطلاق یہ ہے کہ وہ 1798 سے 22 اکتوبر 1844 تک کی مدت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ 1798 سے عظیم مایوسی تک پہلے فرشتے کی آمد کی تاریخ دراصل پہلے اور دوسرے فرشتوں کی تاریخ ہے، اور اسے نبوی طور پر سات گرج کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ سات گرج کی تمثیل یہوداہ کے آخری سات بادشاہوں سے بھی کی گئی تھی۔ ان بادشاہوں میں سے آخری تین نہ صرف بے دریغ آنے والے بادشاہوں کی نشاندہی کرتے تھے، بلکہ مل کر وہ ایک ہی علامت بنتے ہیں جو اول، وسط اور آخر پر مشتمل ہے۔

تین فرشتوں کے پیغامات کی تاریخ میں، پہلے پیغام کو 11 اگست 1840 کو قوت بخشی گئی، اور یہوواقیم اور کورش دونوں اُس واقعے کی تمثیل تھے۔

ہم اگلے مضمون میں ان نہایت اہم سچائیوں کی نشاندہی جاری رکھیں گے۔

ہر طالب علم پر لازم ہے کہ کامل دیانت داری کو عزیز رکھے۔ ہر ذہن کو خدا کے مکشوف کلام کی طرف مؤدبانہ توجہ دینی چاہیے۔ جو اس طرح خدا کی فرمانبرداری کریں گے، انہیں نور اور فضل عطا کیا جائے گا۔ وہ اُس کی شریعت میں سے عجائبات دیکھیں گے۔ بڑی سچائیاں جو یوم پنتکست سے اب تک بے اعتنائی کا شکار اور نظروں سے اوجھل رہی ہیں، اپنی فطری پاکیزگی کے ساتھ خدا کے کلام سے جگمگا اٹھیں گی۔ جو لوگ واقعی خدا سے محبت رکھتے ہیں، ان پر روح القدس ان سچائیوں کو منکشف کرے گا جو اذہان سے دھندلا چکی ہیں، اور ان سچائیوں کو بھی آشکار کرے گا جو بالکل نئی ہیں۔ جو لوگ خدا کے بیٹے کا گوشت کھاتے اور اس کا خون پیتے ہیں، وہ دانیال اور مکاشفہ کی کتابوں سے وہ سچائی پیش کریں گے جو روح القدس سے الہام یافتہ ہے۔ وہ ایسی قوتوں کو حرکت میں لے آئیں گے جنہیں دبایا نہیں جا سکے گا۔ بچوں کے لب کھول دیے جائیں گے تاکہ وہ ان بھیدوں کا اعلان کریں جو انسانوں کے اذہان سے پوشیدہ رہے ہیں۔ خداوند نے اس دنیا کی بے وقوف چیزوں کو دانائوں کو شرمندہ کرنے کے لیے چن لیا ہے، اور دنیا کی کمزور چیزوں کو زور آوروں کو شرمندہ کرنے کے لیے۔

بائبل کو ہمارے اسکولوں میں اس طرح نہ لایا جائے کہ وہ بے دینی کے درمیان دبی ہوئی رہ جائے۔ بائبل کو تعلیم کی بنیاد اور موضوع تعلیم بنایا جائے۔ یہ سچ ہے کہ ہم خدا زندہ کے کلام کے بارے میں ماضی کے مقابلے میں بہت زیادہ جانتے ہیں، لیکن اب بھی بہت کچھ سیکھنا باقی ہے۔ اسے خدا زندہ کے کلام کی حیثیت سے استعمال کیا جائے، اور ہر چیز میں اسے اول، آخر اور بہترین سمجھا جائے۔ تب حقیقی روحانی نشوونما نظر آئے گی۔ طالب علم صحت مند مذہبی کردار پیدا کریں گے، کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کا گوشت کھاتے اور اس کا خون پیتے ہیں۔ لیکن اگر نگہداشت اور پرورش نہ کی جائے تو روح کی صحت زوال پذیر ہو جاتی ہے۔ روشنی کی راہ میں قائم رہیں۔ بائبل کا مطالعہ

کریں۔ جو لوگ خدا کی خدمت وفاداری سے کرتے ہیں وہ برکت پائیں گے۔ وہ جو کسی وفادار کام کو بے اجر نہیں جانے دیتا، وفاداری اور دیانت کے پر عمل کو اپنی محبت اور منظوری کی خاص نشانیوں سے سرفراز کرے گا۔ ریویو اینڈ پیرلڈ، 17 اگست، 1897۔